اسلامی نظریاتی کونسل

گول میز مذاکرہ

''نصاب سازی کا طریقہ کار اور اس کی فکری و نظریاتی بنیادیں''

اسلامی نظریاتی کونسل کے زیر اہتمام مؤرخہ ۱۱،مارچ ۲۰۱۳ء ''نصاب سازی کا طریقہ کار اور اس کی فکری و نظریاتی بنیادیں'' کے عنوان سے ایک مذاکرے کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے امتحانی بورڈز (تنظیمات مدارس) کے صدور اور ناظمین اعلیٰ کو دعوت دی گئی تھی۔ مذاکرہ میں چیئرمین کونسل، مولانا محمد خان شیرانی، رکن کونسل مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا حسین احمد، مولانا محمد اسحاق ظفر، مولانا غلام محمد سیالوی، مولانا محمد یونس، چوہدری یاسین ظفر، مولانا قاضی نیاز حسین، ڈاکٹر سید محمد نجفی، حافظ ساجد انور اور ڈاکٹر عطاء الرحمن نے وفاق المدارس العربیہ، وفاق المدارس السلفیہ اور رابطہ المدارس الشیعہ کی نمائندگی کرتے ہوئے شرکت فرمائی۔ علماء کرام نے موضوع پر مفصل اظہار خیال کیا۔ چیئرمین کونسل، مولانا محمد خان شیرانی نے اپنے افتتاحی کلمات میں شرکاء کو خوش آمدید کہا اور اس مذاکرے کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے زیر اہتمام قبل ازیں سہ روزہ علماء کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ جس میں امت مسلمہ کی مشکلات اور ان کے حل پر مفصل گفتگو ہوئی تھی۔ اس کانفرنس کی تجاویز کی روشنی میں یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز کے ساتھ نصاب سازی کے عنوان پر ایک مجلس مذاکرہ منعقد کیا گیا اور آج تنظیمات مدارس کے نمائندوں کے ساتھ مذاکرے کا انعقاد ہو رہا ہے۔ جناب چیئرمین نے ایک بہترین نصاب کی نمایاں خصوصیات بیان کیں اور شرکاء کو دعوت دی کہ مدارس دینیہ، جو معاشرے کی مثبت تشکیل میں مؤثر کردار ادا کر رہے ہیں، کے نصاب کی تشکیل میں جدید دور کے تقاضوں کے مطابق تبدیلیوں کے لیے مثبت پیش رفت ہونی چاہیے۔

شرکاء مذاکرہ نے جناب چیئرمین کے خیالات سے اتفاق کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ مدارس مشکل حالات میں دینی علوم کی ترویج اور نشر و اشاعت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ معاشرے کی دینی ضروریات پورا کرنے میں مدارس کا مؤثر کردار ہے۔ برصغیر میں انگریزی استعمار کی آمد کے بعد دینی مدارس نے جہاں اپنی بقاء کی جنگ لڑی ہے وہاں مقاصد و اہداف کے حصول میں بھی کامیاب رہے ہیں۔ تاہم حکومتی پالیسیوں اور حکمرانوں کے رویے کی وجہ سے رکاوٹوں کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے۔ شرکاء مذاکرہ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ دینی علوم کی ترویج کے ساتھ ساتھ مدارس سے فارغ التحصیل ہونے والوں کو جدید زبانوں میں مہارت کا حامل ہونا چاہیے۔ مزید یہ کہ فضلاء مدارس کے لیے سائنسی علوم سے واقفیت کی اہمیت کا بھی احساس کیا جانا چاہیے۔ شرکاء نے قرار دیا کہ نصاب میں مثبت تبدیلیاں لانے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کو مؤثر کردار ادا کرنے کے لیے آگے آنا چاہیے۔

مورخہ ۲۱، مئی ۲۰۱۳ء بروز منگل، اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد میں نصاب سازی پر بحث و مباحثہ کے سلسلہ نمبر ۳ کے تحت ایک روزہ سیمینار بعنوان ''نصاب سازی کا طریقہ کار اور اس کی فکری و نظریاتی بنیادیں'' منعقد ہوا جس میں ملک بھر سے دینی مدارس کے ممتاز علماء کرام، صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈز اور ایچ ای سی کے کریکولم ونگز سے نمائندگان / سربراہان اور یونیورسٹیز کے اساتذہ نے شرکت کی۔ سیمینار کی پہلی نشست جناب ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب، مہتمم و شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کی زیر صدارت منعقد ہوئی، جبکہ دوسری نشست کا انعقاد جناب مولانا محمد خان شیرانی، چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل کی زیر صدارت ہوا۔

چیئرمین، اسلامی نظریاتی کونسل جناب مولانا محمد خان شیرانی نے اپنے افتتاحی خطاب میں معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ دینی مدارس کے نصاب میں فنی اور مادی علوم کے تدریسی مواد میں اضافے کی گنجائش اور ضرورت موجود ہے جبکہ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں مذہبی علوم کو شامل کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ قبل ازیں کونسل کے ڈائریکٹر جنرل (ریسرچ) محمد الیاس خان نے سیمینار کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس سے پہلے اسلامی نظریاتی کونسل کے زیر اہتمام سہ روزہ علماء کانفرنس منعقد کی گئی تھی جس میں امت مسلمہ کی مشکلات اور ان کے حل پر مفصل گفتگو ہوئی تھی۔ اس کانفرنس کی تجاویز کی روشنی میں اولاً اسلام آباد کی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر حضرات کے ساتھ ایک مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا اس کے بعد مدارس کے پانچوں وفاق / تنظیموں کے سربراہان / نمائندگان کے ساتھ نصاب سازی کے عنوان پر ایک مجلس مذاکرہ منعقد کیا گیا۔ دونوں مذاکروں میں مرتب کی جانے والی سفارشات کی روشنی میں آج اس سیمینار کا اہتمام کیا جارہا ہے جس میں ملک بھر سے ممتاز علماء کرام و سکالرز اور صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈ اور ایچ ای سی کے کریکولم ونگز سے نمائندگان / سربراہان اور یونیورسٹیز کے اساتذہ شرکت کر رہے ہیں۔

مولانا محمد حنیف جالندھری، جنرل سیکرٹری وفاق المدارس العربیہ، ملتان و رکن اسلامی نظریاتی کونسل نے نصاب تعلیم کا مقصد واضح کرتے ہوئے کہا کہ نصاب کا مقصد تکمیل اخلاق و تعمیر انسانیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدارس کا مقصد ماہرین شریعت پیدا کرنا ہے جن کو فنی علوم سے واقفیت ہو، آخر میں انہوں نے دینی مدارس کے نصاب میں اصلاح کے حوالے سے کچھ تجاویز دیں۔

ڈاکٹر نیاز محمد (ڈائریکٹر فار ریلیجس سٹڈیز، کوہاٹ یونیورسٹی) نے نظام تعلیم کو جدید عصری بنیاد پر استوار کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے زور دیا کہ موجودہ نصاب کی تشکیل میں جدید دور کے تقاضوں کے مطابق تبدیلیوں کے لئے مثبت پیش رفت ضروری ہے۔

جناب ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ مدارس کے قیام کا مقصد علمی رسوخ کے حامل علماء کرام، ائمہ وخطباء اور دعوت دین کا فریضہ سرانجام دینے والے افراد پیدا کرنا ہے، مدارس اس مقصد کو بخوبی پورا کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے تجویز کیا کہ بجائے طویل سفارشات بھجوانے کے مختصر اصولی سفارشات کونسل سے منظوری کے بعد حکومت کو بھجوائی جائیں اور کونسل کی ایک کمیٹی ان سفارشات کا جائزہ لے کر ایک مسودہ رپورٹ تیار کرے جو کونسل کے ایجنڈے پر غور وخوض اور منظوری کے لئے رکھا جائے تاکہ کونسل کی منظوری کے بعد ان سفارشات کو مقتدر حکومتی اداروں کو بھجوایا جاسکے۔

شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ ملک میں رائج مختلف قسم کے نصابوں کے بجائے یکساں نصاب تعلیم کی ترویج کی ضرورت ہے اور اس کے لئے حکومت پاکستان کی تعلیم کے حوالے سے سرکردہ اور بااختیار قوتوں کو دعوت دی جانی چاہیے کہ وہ کونسل کے زیر اہتمام علماء، سکالرز اور ماہرین تعلیم کے ساتھ مل بیٹھ کر میٹرک تک کا ایک مشترکہ نصاب تشکیل دیں جو یکساں طور پر پورے ملک میں نافذ کیا جاسکے۔

شرکاء نے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نظام تعلیم و نصاب تعلیم پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان میں مذہبی تعلیم و تربیت کی بہت زیادہ کمی ہے جسے فوری طور پر دور کرنے کی ضرورت ہے۔ تعلیم سے پیسہ کمانے کی غرض و طلب نہیں ہونی چاہیے۔ شرکاء نے قرار دیا کہ نصاب میں مثبت تبدیلیاں لانے کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل موثر کردار ادا کر سکتی ہے۔

سیمینار کے اختتام پر چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل جناب مولانا محمد خان شیرانی نے کہا کہ نصاب ایسا ہونا چاہیے جو تہذیب، معاشرہ، معیشت اور سیاست سے متعلق امور کے بارے میں طالب علموں کے اندر مکمل واقفیت پیدا کرے۔

انعقاد پذیر ہونے والے ایک روزہ مذاکرے اور سیمینار میں شرکاء کی جانب سے سامنے آنے والی تجاویز درج ذیل ہیں۔

۱- اختلافات سے بچتے ہوئے وحدت امت بلکہ وحدت انسانیت کے لئے کوشش ہونی چاہیے۔

۲- مادی، فنی اور دینی علوم کو ملا کر پڑھانا ہوگا۔

۳- ایک شعبہ ایسا ہونا چاہیے کہ جس میں تمام مذاہب کی کتب پڑھائی جائیں۔

۴- اہل مدارس کو ملکی مسائل اور آئین سے بھی آگاہ ہونا چاہیے۔

۵- اجتماعی زندگی میں اسلام لانے کی ضرورت ہے، تاکہ ہر جگہ اور ہر ادارے میں ماہرین شریعت کی ضرورت کا احساس ہو۔

۶- مدارس کے قیام کا مقصد ایسے علماء، مفتیان اور مدرسین کو پیدا کرنا ہے جو معاشرے کی دینی ضروریات کو پورا کریں۔

۷- مکمل سائنسی علوم کی تدریس مدارس کے قیام کا مقصد نہیں بلکہ ان کی واقفیت کرا دینا کافی ہے لہٰذا اگر مناسب واقفیت میسر نہیں آتی تو اس قدر سائنسی کتب کا اضافہ کیا جاسکتا ہے کہ مدارس کے فضلاء کو ان علوم سے بقدر ضرورت واقفیت حاصل ہو سکے۔

۸- اسی طرح معاشرتی زبانوں سے اہل مدارس کو واقفیت ہونی چاہیے جیسے ایک دور میں حکومتی زبان فارسی ہونے کی وجہ سے پڑھائی جاتی تھی اب انگریزی پڑھانے میں بھی مضائقہ نہیں۔

۹- دنیا گلوبل ویلج بن چکی ہے اس لئے تقابل ادیان سے بھی واقفیت ضروری ہے تاکہ مختلف ادیان میں درست طور پر موازنہ کیا جاسکے۔

۱۰- علم کلام قدیم کی ضرورت نہیں رہی لہٰذا علم کلام جدید کو داخل نصاب کیا جائے۔

۱۱- عربی زبان کو جس انداز میں سیکھنے کا حق ہے وہ پورا نہیں ہو رہا ہے اس طریقہ کو بدلنے کی ضرورت ہے تاکہ قدیم کے ساتھ ساتھ جدید عربی سے بھی مدارس کے طلباء روشناس ہو سکیں۔

۱۲- باہمی اختلافات و نزاعات کا خاتمہ یوں ہی ممکن ہے کہ ان اختلافات کو درسگاہوں تک محدود رکھا جائے، سڑکوں اور چوراہوں پر بیان نہ کیا جائے۔

۱۳- حکومتی سرپرستی کے بغیر آزادانہ ماحول میں ہی کام کرتے رہنا چاہیے۔

۱۴۔ اہل مدارس کے لئے ضروری ہے کہ سیاست کے میدان کو بھی اپنا میدان سمجھیں اور اس کے ماہرین بھی پیدا کریں کیونکہ حکومت کرنے کا اصل حق تو علماء کا ہی ہے۔

۱۵۔ زندگی کے جن مسائل و معاملات سے واسطہ پڑتا ہے ان کا تحلیل و تجزیہ ضروری ہے تا کہ ان کا درست حل پیش کیا جاسکے۔

۱۶۔ دینی علوم اور جامعات کے ماہرین کو مقاصد نصاب کا تعین کرنا چاہیے۔

۱۷۔ تقابلی فقہ کا مضمون نصاب میں شامل کیا جائے۔

۱۸۔ جدید قانون کے فلسفہ کو نصاب میں شامل کیا جائے۔

۱۹۔ منطق و فلسفہ کے تفصیلی مطالعے کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۰۔ دعوت کے جدید طریقوں سے آگاہی بھی ضروری ہے۔

۲۱۔ تحقیق کرنے کے طریقوں سے آگاہی بھی شامل نصاب ہونی چاہیے۔

۲۲۔ کمپیوٹر کی تعلیم بنیادی ضرورت کی حد تک دی جائے۔

۲۳۔ تدریس کے لئے ماہرین کا انتخاب کیا جائے۔

۲۴۔ سکولوں کے نصاب میں عربی کو لازمی مضمون کے طور پر شامل کیا جائے۔

۲۵۔ نصاب تعلیم میں امن و آشتی کی تشہیر کی جائے۔

۲۶۔ نصاب تعلیم کی ترتیب ایسی ہو جو وحدت پر مبنی ہو جس میں علم برائے عمل اور افہام و تفہیم ہو۔

۲۷۔ میٹرک اور ایف اے کی سطح پر نصاب یکساں ہو پھر مضامین میں تخصص کرایا جائے۔

۲۸۔ مساجد کے ائمہ و خطباء کے لئے تربیتی نصاب مقرر کیا جائے۔

۲۹۔ سارے مکاتب فکر کے مقاصد کو مد نظر رکھ کر ماڈل نصاب مرتب کیا جائے۔

۳۰۔ تعلیم کے ساتھ تربیت کا اہتمام بھی کیا جائے۔

۳۱۔ نصاب ایسا مرتب ہو جو فکری جمود پیدا نہ کرے، وسعت پیدا کرے۔

۳۲۔ طلباء میں ایسی استعداد پیدا کی جائے تا کہ وہ معاشرے میں فعال کردار ادا کر سکیں۔

۳۳۔ ایسا نصاب ترتیب دیا جائے جو جدید چیلنجوں کا سامنا کر سکے۔

۳۴۔ نصاب میں مکالمے کو ترجیح دی جائے۔

۳۵۔ ماڈل نظام تعلیم کے بجائے روایتی تعلیمی نظام کی سرپرستی کی جائے۔

۳۶۔ مدارس کی تمام تنظیمات مل کر ایک جامع نصاب مرتب کریں اور مشترکہ کتابوں کی نشاندہی کریں۔

۳۷۔ نصاب تعلیم میں تعین ہو کہ ہمیں کن کن جدید علوم کی کس حد تک ضرورت ہے مثلاً علم فلکیات وغیرہ۔

۳۸۔ تمام تنظیمات مل کر نصاب میں خامیوں کی نشاندہی کریں اور اصلاح کی کوشش کریں۔

۳۹۔ تمام مروجہ فقہی مسالک کا اجتماعی مرکز بنانے کی ضرورت ہے۔